سجدۂ سہو کے مسائل

مرتبہ

مولانا حبیب الرحمٰن خیرآبادی

مفتی مدرسہ حیات العلوم مرادآباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند

ناشر دارالفلاح چوک فوارہ ملتان پاکستان
0321-6364205
0321-7318687

سجدۂ سہو کے مسائل

مرتب

مولانا حبیب الرحمٰن خیرآبادیؒ

مفتی مدرسہ حیات العلوم مرادآباد

ناشر
دارالفلاح
چوک فوارہ ملتان (پاکستان)
0321-6364205
0321-7318687

تقریظ

از حضرت مولانا نظام الدین صاحب مفتی دار العلوم دیو بند

عزیز محترم زیدت معالیکم ومکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گرامی نامہ مع ایک رسالہ دستیاب ہوا، اکثر حصہ بالاستیعاب دیکھا، پھر چیدہ چیدہ دیکھا بڑی کاوش کی گئی ہے اور ماشاء اللہ کاوش میں کامیاب ہیں اور جناب کی مساعی قابل ستائش ہیں اللہ تعالیٰ قبول ونافع فرمائیں۔ بہت مفید معلومات اور کثیر الوقوع جزئیات کا استقصاء کردیا گیا ہے۔

فجزا کم اللہ عنا وعن سائر المسلمین

احقر دل سے مسرور ہوا اور ہر وقت نافعیت وقبولیت اور آں عزیز کی صحت وعافیت کا دعا گو ہے۔

فقط والدعاء والسلام
بندہ نظام الدین عفی عنہ
دار العلوم دیو بند

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمدللہ رب العلمین، والصلوٰۃ والسلام علی
سید المرسلین، وعلی الہ واصحابہ اجمعین، امابعد:

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ مرتبہ نماز فرض کی گئی ہے، مگر افسوس کہ دین سے غفلت اور لاپرواہی کی بنا پر آج نماز جیسی روزانہ پانچ مرتبہ ادا کی جانے والی عبادت کے مسائل سے بھی لوگ پوری طرح واقف نہیں ہیں اور اس ناواقفیت کی بنا پر بسا اوقات لوگ اپنی نماز کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں، اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نماز فاسد ہوجاتی ہے اور ہمیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

انسان بہرحال بشر ہے۔ اپنی بشریت کے مطابق جہاں بہت سے معاملات میں اس سے بھول چوک ہوجاتی ہے، اسی طرح عبادات کی ادائیگی میں بھی کبھی کبھی سہو ہوجاتا ہے اور اس کی وجہ سے کبھی نماز کے فرائض وواجبات میں سے کوئی فرض یا واجب چھوٹ جاتا ہے۔ کبھی ان کی ترتیب آگے پیچھے ہوجاتی ہے۔ کبھی ان فرائض وواجبات کو دوبارہ سہ بارہ ادا کرلیتا ہے۔ اسی طرح کبھی نماز کے سنن ومستحبات میں گڑبڑ ہوجاتی ہے۔ کبھی رکعتوں میں سہو ہوجاتا ہے۔ کبھی قرأت کرنے میں غلطی ہوتی ہے، کبھی کوئی آیت پڑھنے سے رہ جاتی ہے۔

غرض اس طرح کی بہت سی صورتیں نماز میں پیش آتی رہتی ہیں جہاں سرے سے نماز ہی فاسد ہوجاتی ہے۔ لیکن مسائل سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے اس فساد کی صورت میں بھی ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور ائمہ مساجد یہ سمجھتے ہیں کہ سجدۂ سہو کرلینے سے نماز صحیح ہوجاتی ہے۔

اسی طرح بہت سی شکلیں پیش آتی ہیں، جن میں ازروئے شریعت سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، لیکن وہ سجدۂ سہو نہیں کرتے۔ اور بہت سی ان صورتوں میں جن میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، ان میں سجدۂ سہو کرلیتے ہیں اور نادانی کا یہ عالم ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں خواہ کسی قسم کی غلطی ہوجائے، سجدۂ سہو کرلینے سے ان سب کی تلافی ہوجاتی ہے اور بعض لوگوں کو سجدۂ سہو کا ایسا ہیضہ ہوتا ہے کہ معمولی سے معمولی شبہ کے اوپر بھی سجدۂ سہو کیا کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو شریعت کے پابند کہلاتے ہیں اور مسئلہ مسائل سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں ان کا حال بھی یہ ہے کہ سجدۂ سہو کی صرف دوچار صورتوں سے واقف ہوتے ہیں اور بس یہی حال معمولی پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے۔

میں نے بہت سی جگہوں پر یہ دیکھا کہ لوگوں کی نمازیں خراب ہورہی ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر مجھے داعیہ پیدا ہوا کہ سجدۂ سہو کے مسائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ اگر اکٹھا کردیئے جائیں اور انہیں کتابچہ کی شکل میں شائع کردیا جائے تو اس سے بہت سے مسلمان بالخصوص ائمہ مساجد، اپنی نمازوں کی اصلاح کرسکتے ہیں اور انہیں فاسد ہونے یا ناقص ہونے سے بچاسکتے ہیں۔ یہ کتاب خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنائیں اور یہ مسائل ان کو سمجھائیں۔

اس کتاب میں سجدۂ سہو کے اکثر مسائل آگئے ہیں اور لوگوں کے اعتماد ووثوق کی خاطر مسائل کے حوالہ جات فتاویٰ کی مستند اور معتبر کتابوں سے معہ صفحات اور جلد کے درج کردیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو مسلمانوں کے لئے مفید اور نفع بخش بنائے اور میرے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

والسلام

مؤلف

نماز کے فرائض

یہاں ہم مختصر طور پر نماز کے فرائض وواجبات اور سنن و مستحبات کا ذکر کرتے ہیں، تا کہ ان کے جاننے کے بعد آگے سجدۂ سہو کے مسائل اور ان کے واجب ہونے کی صورتیں سہولت کے ساتھ سمجھ میں آسکیں۔ آپ انہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمالیں۔

نماز میں احناف کے نزدیک کل چھ چیزیں فرض ہیں، جن میں پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزو ہیں اور ان سے نماز مرکب ہے اور چھٹی چیز نماز کا جزو نہیں ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

۱۔ قیام [۱]: یعنی کھڑا ہونا۔ فقہاء نے کھڑے ہونے کی حد یہ لکھی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے، جس میں فرض کی مقدار اور قرأت کی جا سکے، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے اور صحیح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی قیام فرض ہے۔ (درمختار)

۲۔ قرأت: یعنی قرآن مجید کا پڑھنا، کم از کم ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے، خواہ چھوٹی آیت ہو یا بڑی، لیکن اس ایک آیت کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ دو کلموں سے مرکب ہو اگر ایک ہی کلمہ یا ایک ہی دو حرف کی آیت ہے، جیسے مُدْهَآمَّتَانِ، صٓ یا حٰمٓ، تو صرف ان آیتوں کے پڑھنے سے قرأت کا فرض ادا نہ ہوگا فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں اور وتر اور سنت و نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (درمختار)

۳۔ رکوع: یعنی جھکنا۔ اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ اس قدر جھک جائے، جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۴۔ سجدہ: یعنی پیشانی کو زمین پر ٹیک دینا۔ ایک گھٹنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا زمین پر ہونا ضروری ہے۔ روئی دار فرش یا تکیہ یا اسپرنگ والا گدا، جس پر پیشانی کو کہیں استقرار نہیں ہوتا، یعنی برابر دبتا چلا جارہا ہو تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ پاؤں کے مقام سے سجدہ گاہ اگر ایک ہاتھ

---

[۱] فقہ کی اکثر کتابوں میں تکبیر تحریمہ کو نماز کے فرائض میں سب سے پہلا فرض شمار کیا گیا ہے، لیکن احناف میں ائمہ ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ تکبیر تحریمہ نماز کی شرائط میں سے ہے، نماز کے ارکان وفرائض میں سے نہیں ہے۔ چونکہ تکبیر تحریمہ کا ارکانِ نماز کے ساتھ شدید تعلق اور اتصال پایا جاتا ہے اس وجہ سے اسے بھی فرائض میں ذکر کر دیا گیا، نماز کا رکن ہونے کی وجہ سے فرائض میں سے نہیں شمار کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو: صغیری ص ۴ا مجتبائی)

سے زیادہ اُونچی ہو تو اس پر بھی سجدہ درست نہیں۔ (مراقی الفلاح)

۵۔ قعدۂ اخیرہ: یعنی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنا اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے، جس میں التحیات پڑھ جا سکے۔ (درمختار)

۶۔ خروج بصنعہ: یعنی نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا، جو نماز کے منافی ہو مثلاً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا، یا بات چیت کرنا، یا اُٹھ کر چلے جانا اور قبلہ سے پھر جانا وغیرہ۔ (شامی)

نوٹ: نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوتی ہے، وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی، سجدۂ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوتی۔

نماز کے واجبات

ا۔ تکبیر تحریمہ خاص اللہ اکبر کے ساتھ کہنا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا، جس میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی جا سکے۔ ۳۔ فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔ ۴۔ سورۂ فاتحہ کے بعد فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں کوئی سورۃ پڑھنا، جس کی مقدار کم از کم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو، یا ایک لمبی آیت ہو، خواہ وہ کسی سورۃ کا جزو ہو۔ ۵۔ ترتیب میں پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا، پھر اس کے بعد کوئی سورۃ ملانا۔ ۶۔ قومہ کرنا، یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا، اس طور پر کہ تمام اعضاء کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ جائیں۔ ۷۔ سجدہ میں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔ ۸۔ رکوع اور سجدہ میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلی کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹۔ جلسہ کرنا، یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنا۔ ۱۰۔ قعدہ اُولیٰ کرنا، یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر التحیات کی مقدار بیٹھنا۔ ۱۱۔ قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں ایک مرتبہ التحیات پڑھنا۔ ۱۲۔ تشہد کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے اُٹھ جانا۔ ۱۳۔ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۴۔ امام کیلئے جہری [1] نماز کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا۔ اور سری [2] نماز میں آہستہ آواز سے پڑھنا۔ اسی طرح دن کی نفل نمازوں میں بھی آہستہ قرأت کرنا۔ ۱۵۔ نماز کو السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔ ۱۶۔ عیدین کی نماز میں چھ

[1] جس نماز میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے۔ اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

[2] جس نماز میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے۔ اس کو سری نماز کہتے ہیں۔

تکبیریں کہنا۔ (درمختار، طحطاوی، قاضی خان، وغیرہ)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرلے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک یا کندھوں تک اُٹھانا۔ ۳۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا۔ ۴۔ ہاتھ اُٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرنا نہ بہت ملانا، بلکہ اپنے حال پر کھلی ہوئی رکھنا۔ ۵۔ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو بغیر نیچے لٹکائے، مرد کا ناف کے نیچے اور عورت کا سینہ پر باندھنا۔ ۶۔ ہاتھ باندھنے میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر رکھنا، اس طور پر کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑا جائے اور باقی تینوں انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دی جائیں۔ یہ کیفیت صرف مردوں کیلئے ہے۔ ۷۔ ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً **سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ** پڑھنا۔ ۸۔ قرأت سے پہلے پہلی رکعت میں **اَعُوۡذُ بِاللہ** پڑھنا۔ ۹۔ ہر رکعت کے شروع میں **بِسۡمِ اللہ** پڑھنا۔ ۱۰۔ سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔ ۱۱۔ امام کیلئے **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ** کہنا۔ ۱۲۔ مقتدی کیلئے **رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ** کہنا، اور منفرد کیلئے دونوں کہنا۔ ۱۳۔ امام کیلئے تکبیرات انتقالیہ بلند آواز سے کہنا۔ ۱۴۔ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فصل کرنا۔ ۱۵۔ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل، اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ مسافر نہ ہو۔ اور مسافر ہو تو اس کو اختیار ہے، جو سورۃ چاہے پڑھے۔ ۱۶۔ فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی بہ نسبت ڈیوڑھی قرأت کرنا۔ ۱۷۔ رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ ۱۸۔ رکوع میں گھٹنوں کا دونوں ہاتھ سے پکڑنا، اور عورتوں کیلئے صرف ہاتھ رکھ لینا۔ ۱۹۔ رکوع میں مردوں کیلئے ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کر کے رکھنا، اور عورتوں کو ملا کر رکھنا۔ ۲۰۔ رکوع میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔ ۲۱۔ رکوع میں مردوں کو اس قدر جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں، اور عورتوں کو صرف اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ ۲۲۔ رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ ۲۳۔ مردوں کو رکوع

میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا، اور عورتوں کیلئے ملائے رکھنا۔ ۲۴۔ سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر ناک پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا، اور اُٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔ ۲۵۔ سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ ۲۶۔ سجدے کی حالت میں پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور زمین سے اُٹھا ہوا رکھنا، اور عورتوں کیلئے ملا کر اور زمین پر بچھا کر رکھنا۔ ۲۷۔ سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ ۲۸۔ سجدے میں دونوں زانوؤں کو ملا ہوا رکھنا۔ ۲۹۔ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ ۳۰۔ تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اُٹھنا۔ ۳۱۔ دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدۂ اولی اور قعدۂ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں۔ یہ کیفیت مردوں کیلئے ہے۔ اور عورتوں کیلئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں داہنی جانب نکال لیں اور سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔ ۳۲۔ التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی اور اس کے پاس کی انگلی بند کر لیں اور شہادت کی انگلی لَا اِلٰہَ کہتے وقت اُٹھائیں اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت رکھ دیں اور حلقہ کی اس ہیئت کو اخیر تک باقی رکھیں۔ ۳۳۔ چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ ۳۴۔ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔ ۳۵۔ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ کا پڑھنا۔ ۳۶۔ سلام پھیرتے وقت پہلی مرتبہ داہنی طرف اور دوسری مرتبہ بائیں طرف منہ پھیرنا۔ ۳۷۔ دونوں سلام میں امام کیلئے مقتدیوں اور حفاظت کرنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین وغیرہ اور نیک جنات کی نیت کرنا، اور مقتدیوں کیلئے یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی، فرشتوں کی، اور امام اگر اس کے داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل سامنے ہے تو دونوں سلام میں امام کی نیت کرے۔ ۳۸۔ امام کو سلام بلند آواز سے کہنا۔ ۳۹۔ دوسرے سلام میں بہ نسبت پہلے سلام کے آواز کو پست کرنا۔ ۴۰۔ مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا، اور مسبوق کو امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد اُٹھنا۔ (کمافی عامۃ کتب الفقہ والفتاوٰی)

مسئلہ:۔ اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا ہے، البتہ نماز مکروہ ہوتی ہے۔

نماز کے آداب و مستحبات

ا۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر سے باہر نکال لینا (بشرطیکہ سردی وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو) اور عورتوں کو چھپائے رکھنا۔ ۲۔ قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدے کے مقام پر رکھنا اور رکوع کی حالت میں قدم کی پشت پر اور سجدے کی حالت میں اپنی ناک کی طرف اور قعدہ کی حالت میں زانو پر اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ ۳۔ نماز میں حتی الامکان کھانسی کو روکنا۔ ۴۔ جمائی کے وقت منہ کو بند کر لینا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ قیام کی حالت میں اگر جمائی آئے تو اپنے داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے، اور بقیہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت رکھ کر اپنے منہ کو بند کرے۔ ۵۔ قعدۂ اُولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والا تشہد [1] بلا کمی وزیادتی کئے ہوئے پڑھے۔ ۶۔ قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا، جس کو ہم اللّٰھم انا نستعینک و نستغفرک سے شروع کرتے ہیں۔ اس دعا کے بعد اگر ذیل کی دعائے قنوت بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اللّٰھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت وتولنا فیمن تولیت وبارک لنا فیما اعطیت وقنا شرما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعزمن عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب الیک وصلی اللہ علی النبی الکریم.. اللّٰھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اللّٰھم الّف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوّک وعدوّھم اللّٰھم العن الکفرۃ الذین یصدّون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللّٰھم شتت شملھم. اللّٰھم مزق جمعھم. اللّٰھم دمّر دیارھم وخرب بنیانھم وانزل بھم بأسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین.

---

[1] یہ تشہد وہی ہے جو احناف کے یہاں مشہور اور رائج ہے، اور یہ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات کے ساتھ شروع ہوتا ہے، دوسرا تشہد سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والا کہلاتا ہے۔ جو شوافع حضرات کے یہاں زیادہ رائج ہے، اور یہ وہ التحیات المبارکات للہ سے شروع ہوتا ہے۔

سجدۂ سہو کے اُصول

اوپر نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات ذکر کیئے گئے ہیں۔ اب ہم اجمالی طور پر سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے اُصول ذکر کرتے ہیں تا کہ آگے چل کر آپ کو مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

سجدۂ سہو حسب ذیل وجھوں سے واجب ہوتا ہے:۔

ا۔ نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر ترک کر دے۔

۲۔ کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔

۳۔ کسی واجب کی تاخیر ایک رکن کی مقدار کر دے۔

۴۔ کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لے۔

۵۔ کسی واجب کو متغیر کر دے، جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کر دے۔

۶۔ نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔

۷۔ کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔

۸۔ کسی فرض کو مکرر یعنی دو مرتبہ بھولے سے ادا کر لے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

عبادات کے اندر اصل یہ ہے کہ اسے کمال کی صفت کے ساتھ ادا کیا جائے اور صفت کمال کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ پس جس وقت بشریت کے تقاضے کے مطابق نماز میں کوئی کمی یا زیادتی ہو جائے اور اس کی وجہ سے نماز کے اجر و ثواب میں نقصان آ جائے تو شریعت نے سجدۂ سہو کر کے اس نقصان کی تلافی کرنے اور اپنی نماز کو اعلیٰ وصف پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے سجدۂ سہو کو واجب قرار دیا۔ (مبسوط ج۱ص ۲۱۸)

سجدۂ سہو کسی نقصان کی وجہ سے ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے، اس کے ادا کرنے کا طریقہ احناف کے یہاں یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرے، اس کے بعد دو سجدے کرے، پھر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کیلئے سلام پھیرے۔ (شامی وغیرہ)

حدیث شریف میں آیا ہے، سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

پاک علیہ وسلم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "ہر سہو کیلئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت اور مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، پس اسے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار، تو وہ صواب کو سوچے اور اس پر بنا کرے اور دو سجدے سلام کے بعد کرے"۔

اسی طرح حضرت عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کیے۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۸۳)

قرأت میں سہو

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دو مرتبہ الحمد شریف پڑھ دی، یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹایا تو ان دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں، یہ مسئلہ فرضوں کا ہے، لیکن اگر نوافل کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا حصہ بھول گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)، مگر علامہ طحطاوی نے لکھا ہے کہ راجح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بجائے سورۃ شروع کر دی

اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھول کر سورۃ شروع کر دی، پھر یاد آیا، تو سورۃ چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر اس کے بعد سورۃ ملائے، اور

اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورۃ پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا یا رکوع سے بھی اُٹھ گیا، ان سب صورتوں میں لوٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر ترتیب کے مطابق بقیہ کام کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کے بعد جس سورۃ کا ارادہ کیا، اسکے علاوہ پڑھ لی

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورۃ پڑھنے کا ارادہ کیا، لیکن غلطی سے دوسری سورۃ پڑھ الی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ ڈالی تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، اور اگر سورۂ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

کسی آیت کو بار بار پڑھا

اگر امام نے کسی آیت کی تکرار کی، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اسی طرح اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن [1] کی مقدار تاخیر ہوگئی تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب نہیں، اور نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوگی۔ (شامی ج ا ص ۴۱۸)

سورۂ فاتحہ یا سورۃ میں سے صرف ایک پڑھی

اگر کسی نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھی یا صرف کوئی سورۃ پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو ان دونوں میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (درمختار حاشیہ شامی ج ا ص ۴۲۴)

سورۂ فاتحہ یا سورۃ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا

اگر کسی نے ثنا پڑھی اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا، نہ تو سورۂ فاتحہ پڑھی نہ ہی کوئی سورۃ پڑھی، پھر یاد آیا کہ قرأت رہ گئی ہے تو اسے چاہئے کہ رکوع سے لوٹ آئے اور قرأت کرے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ لی، اس کے بعد کہیں

---

[1] ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔

غلط پڑھ دیا، پس اگر وہ غلطی ایسی فحش ہے، جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا ضروری ہے، ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آتا، جب بھی لقمہ دینا جائز ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (کبیری ص ۴۱۷)

فائدہ: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین آیت کے بعد امام قرأت میں جیسی بھی غلطی کرے، اس کو لقمہ نہیں دینا چاہئے، یا تین آیتوں کے بعد امام غلطی کرے تو کوئی حرج نہیں، نماز ہو جاتی ہے، یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً رکوع میں چلا جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۵)

فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورة بھی پڑھ لی

اگر فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورة بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ا ص ۴۷۸)

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی

اگر فرض نماز کی خالی رکعتوں میں یعنی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں (شامی ج ا ص ۴۷۸)

امام نے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا

اگر امام نے جہری [1] نماز میں بھول کر آہستہ قرأت کی، اور سری [2] نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا، جبکہ اس طرح چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی۔ اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کا صرف ایک دو کلمہ پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار حاشیہ شامی ج ا ص ۶۹۴)

[1] جن نمازوں میں امام بلند آواز سے پڑھتا ہے، جیسے مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں، اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

[2] جن نمازوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے، جیسے ظہر اور عصر کی نماز میں، ان کو سری نماز کہتے ہیں۔

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا اگر جہری نماز میں آہستہ سے اور آہستہ والی میں بلند آواز سے قرأت کردے تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۲)

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور چپ ہو گیا اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد سورۃ ملائی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۳۹۴)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھ لی

اگر کسی نے دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ دوبارہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

جہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کر دیا اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا، یا کسی نے لقمہ دیا تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اور آخر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

سری نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

اگر امام نے سری نماز میں یعنی ظہر یا عصر کی نماز میں چھوٹی تین آیتیں بلند آواز سے پڑھ دیں، اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھ چکا ہے، اس کے بعد سے آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آہستہ آواز کے ساتھ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قرأت کی تو اگرچہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے، اس لئے سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (شامی ج ۱ ص ۴۹۷)

درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں

اگر قرأت کرتے ہوئے درمیان سے ایک یا دو آیتیں یا آیت کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

اگر ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ اور اگر ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، اس کے بعد رکوع میں گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۷)

سورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی، اس کے بعد سورۃ شروع کی تو بھول گیا اور تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، پھر اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۷۰۶)

خلافِ ترتیب سورۃ پڑھ دی

کسی نے دوسری رکعت میں خلافِ ترتیب پہلے کی سورۃ پڑھ دی، مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھی۔ پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر قصداً خلافِ ترتیب پڑھا تو نماز مکروہ ہوئی اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

خلافِ ترتیب سورۃ شروع کی پھر ترتیب سے پڑھی

اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر خلافِ ترتیب سورۃ شروع کی اور شروع کرتے ہی یاد آ گیا۔ پھر اس نے اسے چھوڑ کر دوسری سورۃ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی تو

اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہوئی اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ البتہ اس کیلئے وہ سورۃ چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کرنا بہتر نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

آدھی سورۃ پڑھ کر بھول گیا پھر شروع سے دوبارہ پڑھی

امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورۃ شروع کی اور آدھا حصہ پڑھ کر بھول گیا۔ پھر دوبارہ سہ بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورۃ پڑھی تو نماز ہوگئی، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۱۸۲)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش رہا تو اس کی نماز درست ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی

کسی نے نفل نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی یا وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا

اگر کسی نے جہری نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے، جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا۔ (مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

امام نے غیر نماز کا لقمہ لے لیا

امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے، لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لے لیا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر امام نے اس شخص کا لقمہ فوراً لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۸۱)

قرأت کر کے کچھ سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار (یعنی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھا جا سکے) کھڑا کچھ سوچتا رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

اگر امام نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوگئی، سجدۂ سہو سے وہ نماز صحیح نہ ہوگی، اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۳۴۰)

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدۂ تلاوت کیا

اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدۂ تلاوت نہیں کیا، پھر بعد میں کچھ دیر کے بعد یاد آیا اور یاد آتے ہی اس نے سجدۂ تلاوت کر لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ص ۱۶۶)

شروع میں اور سورۃ کے بعد دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی

کسی شخص نے شروع میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورۃ بھی ملائی، اس کے بعد بھول کر دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (فتاویٰ سراجیہ برحاشیہ قاضی خان ص ۷۲)

وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرأت کی

کسی امام نے اگر وتر یا تراویح کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرأت کی

کسی نے رات میں نفل نماز کی امامت کی اور قصداً آہستہ آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، لیکن ایسا کرنا برا ہے اور اگر بھول کر قرأت آہستہ آواز سے کی تو سجدۂ سہو واجب ہوا۔ (عالمگیری ص ۶۷)

غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا

امام نے عصر یا ظہر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قرأت شروع کی تو کسی غیر نمازی نے زور سے کہا کہ آہستہ پڑھو۔ پس اس صورت میں کچھ توقف کے بعد آہستہ پڑھا تو نماز درست ہے اور اگر فوراً اس کے کہنے سے آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز صحیح نہ ہوگی، اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۸۱)

نماز میں "ہوں ہوں" کہا

بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت میں کبھی قرأت سن کر اور کبھی سری نماز میں بھی خواہ مخواہ "ہوں ہوں" کر کے چیخ مارتے ہیں۔ پس اس طرح "ہوں ہوں" کرنا اور چیخ و پکار کرنا اگر جنت و دوزخ کے ذکر سے نہیں ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔ ایسے جاہلوں کو سختی کے ساتھ روکنا چاہئے وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں۔ (شامی ج ا ص ۵۷۹)

والعصر اور لفی خسر کی راء سننے میں نہیں آئی

کسی امام نے جہری نماز میں سورۂ عصر پڑھی اور اس طرح پڑھی کہ والعصر کے اوپر وقف کیا اور سننے والے نے والعص سنا۔ اسی طرح لفی خسر پر وقف کیا تو لفی خس سنا، تو ایسی صورت میں سننے والے کا اعتبار نہیں، بلکہ پڑھنے والے کا اعتبار ہے۔ اگر اس نے صحیح قرأت کی ہے تو نماز درست ہے۔ (عالمگیری)

ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورۃ میں چلا گیا

امام نے سورۂ والعصر پڑھی اور اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھ کر وَالتِّیْن میں پہنچ گیا، یعنی اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ پڑھنے لگا اور آخر تک پڑھ ڈالا تو نماز ہوگئی، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۹۲)

نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا

بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ نماز میں امام سورۂ رحمٰن پڑھتا ہے تو جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھ کر خاموش ہوتا ہے تو مقتدی حضرات بلند آواز سے لَا بِشَیْءٍ مِّن

نعمک ربنا نکذب فلک الحمد پڑھتے ہیں اور جس وقت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ پڑھتا ہے تو مقتدی سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہیں اور سورۂ والتین کے آخر میں مقتدی وانا لک من الشاھدین پڑھتے ہیں۔

اس طرح امام کا قرأت کے بعد رکنا اور مقتدیوں سے جوابات سننے کے بعد پھر قرأت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس میں غیر قرآن کے ساتھ مشغول ہونا اور امام کا مقتدی کے تابع ہونا لازم آتا ہے۔ اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ائمہ اربعہ میں صرف حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جائز فرماتے ہیں۔ البتہ فقہائے کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر تنہا اپنی نفل نماز میں پڑھے تو گنجائش ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: "والفقھاء اعلم بمعانی الحدیث". فقہاء حدیث کے مطلب سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (کبیری ص ۴۴۵)

درمیان میں چھوٹی سورۃ چھوڑ دی

امام نے پہلی رکعت میں اَرَأَیْتَ الَّذِی پڑھی اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون پڑھی، یعنی درمیان میں اِنَّا اَعْطَیْنَا کی سورۃ چھوڑ دی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے، سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۵)

آنے والے کی رعایت سے قرأت طویل کرنا

کسی اپنے خاص آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے قرأت لمبی کی یا رکوع لمبا کیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر عام لوگوں کے شامل ہونے کیلئے ایسا کیا تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۶۲)

کسی نے اَلْحَمْدُ لِیَلَاھِی پڑھا

اگر کسی نے قرأت میں ایسی غلطی کی، جس کے سبب معنی بدل جائیں، مثلاً الحمدللہ رب العالمین کی جگہ الحمد ولیلاھی پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۴۲)

ھُمُ الْعَادُوْن کی جگہ الْعَادُّوْن پڑھ دیا

اگر کسی نے نماز میں اُولٰئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ کی جگہ الْعَادُّوْنَ یعنی دال کو تشدید کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

چند غلطیاں اور ان کا حکم

اگر کسی نے نماز میں قَوَاماً کی جگہ قِوَاماً، قاف کا زیر پڑھا، نَعۡبُدُ کی جگہ نَعۡبَدُ، باء کا زبر پڑھا، قُتِّلُوا تَقۡتِیۡلاً میں تاء کی تشدید چھوڑ دی۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں باء کی تشدید چھوڑ دی۔ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌ میں میم کی تشدید چھوڑ دی۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ میں یاء کی تشدید چھوڑ دی۔ اَفَعَیِیۡنَا کی جگہ اَفَعَیَّنَا یاء کی تشدید کے ساتھ پڑھا۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ کو اِھۡدِنَا الصَّرَاطَ پڑھا تو ان سب صورتوں میں متقدمین علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، مگر متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (شامی ج ا ص ۴۲۳)

اگر کسی نے یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ کی جگہ یَدُعُ الۡیَتِیۡمَ پڑھ دیا، یعنی عین کی تشدید چھوڑ دی تو نماز درست ہے اور اگر یَدۡعُ الۡیَتِیۡمَ یعنی دال کے جزم کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۵۳)

کسی نے اللّٰہُ الصَّمَدُ کو سین سے پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰھَا کی جگہ صُوۡرَۃٌ صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ سَوۡطَ عَذَابٍ کی جگہ صَوۡطَ عَذَابٍ یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ قَسۡوَۃ کی جگہ قَصۡوَۃ یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۵۵)

کسی نے اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ کی جگہ مَازۡطُرِرۡتُمۡ زاء کے ساتھ یا مَا اظۡطُرِرۡتُمۡ ظاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز نہ ہوگی اور اگر مَا اضۡتُرِرۡتُمۡ تاء کے ساتھ پڑھا تو نماز صحیح ہے اور اگر اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَۃَ میں طاء کی جگہ تاء پڑھ دی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی نے صِرَاطَ کی جگہ صِرَاتَ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اظۡلم وَاطۡغٰی کی جگہ اَتۡغٰی تاء کے ساتھ پڑھ دیا، یا مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی میں طاء کو تاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ (کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی شخص نے کوئی لفظ مکرر پڑھ دیا اور اس سے معنی میں تغیر ہو گیا، جیسے رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج ا ص ۴۴۵)

قرأت میں غلطی کا قائدہ کلیہ

قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلہ میں فقہاء نے یہ قاعدہ لکھا ہے کہ (۱) غلطی جس

سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہو گیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہو تو نماز ہر جگہ فاسد ہو جائے گی، خواہ تین آیت کے پہلے ایسی غلطی ہوئی ہو یا تین آیت کے بعد۔ اور وہ غلطی جس سے حرف کی ہیئت میں فرق آ گیا ہو، مثلاً زبر، زیر، پیش بدل جائے، یا تشدید، تخفیف یا مد وقصر میں فرق ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ اگر بہت تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہو جائے، جس کے سبب مراد سے بہت دور معنی بن جائیں، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں۔

اسی طرح ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا اور معنی بدل گئے پس اگر ان دونوں حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر فرق کر سکتا تھا، نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر ان دونوں حرفوں میں فرق کرنا دشوار رہا، جیسے سین اور صاد میں، اور ظاء اور ضاد میں، اور طاء اور تاء میں، پس اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بلا قصد اس طرح زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھ دیا اور معنی متغیر ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائیگی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن شریف میں کسی جگہ آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ اور اگر اس لفظ کے زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن قرآن شریف میں کہیں وہ لفظ موجود ہے تو نماز بالاتفاق درست ہے۔ اور اگر وہ لفظ قرآن میں کسی جگہ نہیں آیا ہے تو اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہو جاتی ہے اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔

بہر حال مذکورہ بالا صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے اور آسانی کا لحاظ کرتے ہیں، اور نماز کے درست ہونے کا حکم دیتے ہیں، اور متقدمین حضرات نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں، اور نماز جیسی اہم عبادات میں احتیاط کا لحاظ کرتے ہیں۔ لہٰذا نماز پڑھنے والوں کو ان مسائل میں احتیاط سے کام لینا بہتر ہے، اور ضرورت کے وقت اپنے مقامی علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۴۴)

قرأت میں کوئی کلمہ کم کر دیا

اگر پڑھتے پڑھتے کسی نے درمیان قرأت سے کوئی کلمہ کم کر دیا، پس اگر اس کمی سے معنی میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو نماز درست ہے، جیسے کسی نے یوں پڑھ دیا جزاء سیئة مثلها یعنی ایک سیّئةٌ کم کر دیا۔ اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز

فاسد ہوجاتی ہے اور یہی راجح قول ہے۔ (کبیری ص ۴۵۲)

ہر رکعت میں پوری سورۃ پڑھے

بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں پوری پوری سورۃ پڑھے۔ اگر ایک رکعت میں کسی سورۃ کا کچھ حصہ اور دوسری رکعت میں کسی دوسری سورۃ کا کچھ حصہ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے، لیکن بلاضرورت افضل بھی نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۴۰)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت یا دو چھوٹی آیتیں پڑھیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (کبیری ص ۲۷۵)

ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

بعض لوگ نماز میں اس طرح قرأت کرتے ہیں کہ چپ چاپ اپنے دونوں ہونٹ بند کئے رہتے ہیں اور دل میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں۔ اس طرح پڑھنے سے قرأت کا رکن ادا نہیں ہوتا ہے۔ قرأت کا رکن ادا ہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں اور اس کے پاس والا یا وہ خود اپنی قرأت سن سکے۔ (صغیری مجتبائی ص ۱۵۰)

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار فقہاء کرام نے حسب ذیل آیتوں کے برابر بتائی ہے اور یہی مقدار ایک لمبی آیت کی قرار دی گئی ہے وہ چھوٹی تین آیتیں یہ ہیں۔ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ (صغیری ص ۱۵۰)

رکوع اور سجدہ میں سہو

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہئے کہ اسی وقت اُٹھ کر رکوع کرے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد

نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع تصور کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت سمجھی جائے گی اور اس صورت میں بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا

کسی شخص نے پہلی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا اور اسے دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں نے پہلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا ہے۔ پس یاد آتے ہی سجدہ کرے اور باقی ماندہ رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آ جائے تو پھر رکوع یا سجدہ کی تسبیح کہہ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۶۱)

شک ہو گیا کہ دو سجدے کئے یا ایک

کسی شخص کو نماز میں یہ شک ہوا کہ میں نے ایک سجدہ کیا یا دو پس ایسی صورت میں اگر کسی طرف ظنِ غالب نہیں ہے تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار ج ۱ ص ۱۰۳)

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

امام کے پیچھے اگر کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع یا سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اگر اس وقت نہیں کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع یا سجدہ کر کے پھر سجدۂ سہو کرے۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کر لیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا، بعد میں رکوع کر لیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

دو رکوع کر لئے

اگر کسی شخص نے نماز میں کسی رکن کو مکرر ادا کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے تو اس پر سجدۂ سہو

واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

امام نے بھول کر تین سجدے کرلئے

اگر بھولے سے امام تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کا اتباع نہ کریں، البتہ امام پر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور سجدۂ سہو میں مقتدی اتباع کریں گے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۳۹)

سجدۂ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا

اگر کسی شخص کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا اور بھول کر ادا نہیں کرسکا تو وہ نماز ناقص ہوگی، اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ دوبارہ لوٹانے کی صورت میں وہ نماز نفل ہوگی، فرض اس کا پہلے ہی ادا ہوگیا، گو کہ ناقص ادا ہوا۔ یہ دوبارہ نماز صرف تکمیل ثواب کے واسطے ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ساتھ اگر دوبارہ ادا کی گئی اور اس حالت میں کسی نے فرض کی نیت امام کی اقتداء کی تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا، اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۲۴)

سجدۂ سہو کرنا سمجھ میں نہیں آیا

اگر نماز میں کوئی سہو ہوجائے اور مسئلہ سمجھ میں نہ آئے کہ اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں، پس ایسی صورت میں سجدۂ سہو نہ کرنا چاہئے۔ (مستفاد از شامی ج ۱ ص ۴۲۶)

شبہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں

اگر کسی شخص کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہوگیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ اگر ظنِ غالب ہو تو پھر آخر نماز میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۳۹۲)

سجدۂ سہو میں شک ہوگیا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا، لیکن قعدۂ اخیرہ میں اس کو سجدۂ سہو کے بارے میں شک ہوگیا کہ میں نے سجدۂ سہو کیا یا نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ ظن پر عمل کرلے اور اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۲۹)

مقتدی کا امام سے سجدۂ سہو کرانا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقتدی امام سے سجدۂ سہو کراتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی

ہے کہ جب امام پہلا سلام پھیرتا ہے تو مقتدی تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جاتا ہے، پھر امام اور تمام لوگ اسکی اتباع میں سجدۂ سہو کرتے ہیں۔ پس اگر ایسی صورت پیش آ گئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

سجدۂ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا

اگر کسی نے سجدۂ سہو کرتے وقت داہنی طرف سلام نہیں پھیرا یا سامنے ہی سلام کہہ کر سجدۂ سہو کر لیا، جب بھی نماز درست ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۴۶)

سجدۂ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

اگر کسی نے بھول کر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد سجدۂ سہو کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سجدۂ سہو سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کر دیا

فجر کی نماز میں کسی کے ذمہ سجدۂ سہو واجب ہوا، لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرے گا تو نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے سورج کے نکل آنے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

محض شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کر لیا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، مگر اسے خوامخواہ سجدۂ سہو کے واجب ہونے کا شک ہو گیا، پس محض شک کی وجہ سے اس نے سجدۂ سہو کر لیا تو فتویٰ اس قول پر ہے کہ اس کی نماز درست ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

امام سجدۂ سہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب نہیں

اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور اسے سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

سجدۂ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا

کسی شخص کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا۔ اس نے بھول کر آخری سلام پھیر دیا، پھر قہقہہ لگایا تو اس سے سجدۂ سہو ساقط ہو جائیگا اور اسکی نماز پوری سمجھی جائیگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدۂ سہو کافی ہے

کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں، جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک مرتبہ سجدۂ سہو کر لینا سب کی تلافی کیلئے کافی ہے۔

سجدۂ سہو میں سہو ہو گیا

اگر کسی کو سجدۂ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۲۴)

لطیفہ

ایک مرتبہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا (یہ حضرت امام محمدؒ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبردست امام تھے اور اسی فن نحو کی خدمت میں لگے رہتے تھے) کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا مشغلہ نہیں رکھتے۔ حضرت امام کسائی نے جواب دیا: جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا تو وہ اس کو تمام علوم کو طرف رہنمائی کرے گا۔ حضرت امام محمد نے فرمایا: اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھتا ہوں۔ تم اپنے نحو کے زور سے بتاؤ حضرت امام کسائی نے فرمایا: پوچھئے۔ حضرت امام محمدؒ نے یہی مسئلہ پوچھا: جس شخص کو سجدۂ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور تھوڑی دیر تک سوچتا رہا، اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ امام کسائی نے جواب دیا کہ اس شخص پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ حضرت امام محمد نے پوچھا: آپ نے نحو کے کس قاعدہ سے یہ مسئلہ نکالا؟ حضرت امام کسائی نے فرمایا: میں نے اس قاعدہ سے نکالا کہ اسم مصغر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی ہے۔ حضرت امام محمدؒ امام کسائی کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۲۴)

مسافر نے سجدۂ سہو کر کے اقامت کی نیت کر لی

مسافر نے دو رکعت فرض کی نیت باندھی، اس میں سہو ہو گیا اور سجدۂ سہو بھی کر لیا، اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اسے چار رکعت پڑھنی ضروری ہو گی، اور اخیر میں سجدۂ سہو دوبارہ واجب ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

سجدۂ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا

امام عشاء کی نماز میں بھول کر تین رکعت پر بیٹھ گیا، پھر اسے خیال آیا کہ تین ہی رکعتیں ہوئی ہیں، لہٰذا التحیات کو پورا کر کے سجدۂ سہو کرلیا اور پھر تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ رکعت کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی، سجدۂ سہو تو واجب کے ترک کرنے پر یا اس کے مقدم و مؤخر وغیرہ کرنے کے موقع پر ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۶۹۳)

سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا

نماز میں جب سجدۂ کی آیت پڑھے تو اسی وقت سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے اور اگر مؤخر کردیا اور نماز کے سجدوں کے ساتھ کیا تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (شامی ج ا ص ۷۲۲)

جلسہ استراحت سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا

دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے اُٹھتے وقت سجدہ کر کے ذرا سی دیر بیٹھ کر جو اُٹھتے ہیں، جس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں، اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی ج ا ص ۴۳۸)

سجدۂ سہو تراویح میں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تراویح میں سجدۂ سہو نہیں ہوتا۔ یہ قول صحیح نہیں ہے، بلکہ تراویح میں بھی اگر کوئی ایسی غلطی ہوجائے، جس سے سجدۂ سہو واجب ہو تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۵)

سجدۂ تلاوت رکوع میں

اگر تراویح کی نماز میں سجدہ کی آیت رکوع کے ختم پر آئے یا سورۃ کے ختم پر آئے تو اس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ فوراً سجدہ کرے، پھر اُٹھ کر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلے۔ اس سے سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے، مگر فوراً رکوع ہونا چاہئے یہ دوسری صورت مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہوگا اور مقتدیوں کا سجدۂ تلاوت رہ جائے گا۔ کیونکہ امام کی نیت کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نیت بھی ضروری ہے اور اس صورت میں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہوسکے گا۔ (شامی ج ا ص ۷۲۳)

سجدۂ سہو میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح پڑھنا

اگر کسی کو صلوٰۃ التسبیح میں سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کے سجدوں میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح یعنی سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر نہ پڑھے، بلکہ سبحان ربی الاعلی کہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۴۳)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح رکوع میں بھول گیا اور سجدہ میں پڑھی

اگر صلوٰۃ التسبیح پڑھتے وقت رکوع میں سبحان اللہ والحمدللہ کی تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں دوگنا پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی رکن میں دس مرتبہ کے بجائے پندرہ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں، جب بھی سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

رکوع میں سجدہ کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

اگر کوئی شخص رکوع سے اُٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوا یا سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ کی حالت میں اطمینان سے نہیں بیٹھا، پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے یا اس طرح کرنے کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا اعادہ ضروری ہے، سجدۂ سہو سے تلافی نہ ہوگی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۵)

سورۂ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سورۂ حج کا آخری سجدہ واجب ہے اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی المذہب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو حنفی مقتدی کو بھی چاہئے کہ اپنے امام کے اتباع میں سورۂ حج کا آخری سجدہ کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۱۷)

ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا

کسی شخص نے ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی، مگر اس میں سجدہ کرنا بھول گیا۔

دوسری رکعت میں یا تیسری رکعت میں جب یاد آئے سجدۂ تلاوت کر لے اور پھر اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری باب سجدۃ التلاوۃ)

سجدۂ تلاوت کی کس قدر تاخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

نماز میں اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔
(درمختار بر حاشیہ شامی ص ۷۲۱)

آیت سجدہ نماز میں دوبارہ پڑھی

کسی نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور فوراً سجدۂ تلاوت بھی کر لیا سجدہ سے اُٹھنے کے بعد پھر وہی آیت سجدہ دہرائی تو اسے دوبارہ سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے۔ (عالمگیری باب سجود التلاوۃ)

رکوع میں یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

رکعت کی تعداد میں سہو

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، پھر دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھا رہا تو اخیر میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ واضح رہے کہ ایک رکن کی مقدار فقہاء نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر بتائی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی، یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر قعدۂ اخیرہ کر کے زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو اس کا فرض ادا ہو گیا اور دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب

ہوگا۔ (شامی ج ا ص ۷۰۰)

ایک شبہ اور اس کا جواب

نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک اسی طرح عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ لہٰذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی، اور سجدہ کر لینے کے بعد اس کا فرض صحیح ہو گیا اور زائد رکعتیں نفل ہو گئیں، تو چونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مسئلہ مذکورہ میں کراہت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ پس اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا اس وقت مکروہ ہے، جب کہ ایسا قصداً کرے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری سے پڑھ لی تو مکروہ نہیں ہے۔ (شامی ج ا ص ۷۰۰)

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

اگر رکعت کے شمار میں سہو ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے، جس کو بکثرت شک ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر کسی کو ایسی عادت نہیں ہے، بلکہ اتفاقاً کبھی شک ہو جائے تو وہ از سر نو نماز پڑھے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۵)

چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی

کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مقتدیوں میں تذکرہ ہوا تو اللہ اکبر کہہ کر امام چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور اخیر میں سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کی۔ پس اگر امام نے کوئی بات چیت نہیں کی تھی تو اس کی نماز اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی۔ لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے، ان کی نماز نہیں ہوگی۔ انہیں از سر نو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی۔ (شامی ج ا ص ۶۹۱)

چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا

امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر بھولے سے پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو اختیار ہے، جی چاہے تو امام کی اقتداء میں کھڑے ہو جائیں اور جی

چاہے تو بیٹھے رہیں، لیکن مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۴۱)
صورتِ مذکورہ میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملالے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ اس کے چار فرض صحیح ہو گئے اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتداء کی

آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور اس حالت میں کسی نے امام کی اقتداء کی تو چونکہ یہ دونوں رکعتیں امام کی نفل ہوں گی، اس لئے اقتداء کرنے والے کی نماز فرض صحیح نہ ہوگی۔ (مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی

کسی مسافر نے دو رکعت یعنی قصر نماز پڑھنے کے بجائے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں۔ پس اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر کے اُٹھا ہے تو اس کی فرض نماز درست ہے، لیکن سجدۂ سہو واجب ہے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ اور اگر مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔ (شامی ج ۱ ص ۱۴۷)

یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی، پھر سلام کے بعد کسی نے شک دلایا

اگر کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا، سلام کے بعد ایک دو آدمیوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پر سلام پھیرا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے۔ اسکی نماز صحیح ہے، دوسروں کا قول معتبر نہ ہوگا۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۷۰)

دو رکعت نفل میں سہو ہوا، پھر سجدۂ سہو کے بعد چار کا ارادہ کرلیا

کسی نے دو رکعت نفل کی نیت کی اور اس میں اس سے سہو ہو گیا اور سجدۂ سہو بھی کرلیا۔ اس کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کرلیا تو اس کی چاروں رکعت نفل صحیح ہو جائیں گی۔ لیکن اخیر میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اس کیلئے بہتر یہ تھا کہ وہ علیحدہ سے دو رکعت پڑھتا اور اس پر بنا نہ کرتا۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۷)

وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو گیا

اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

امام کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو

کسی امام نے دو رکعت نماز پڑھائی اور دوسرے سجدہ میں سے اُٹھتے ہوئے اسے شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو۔ پس وہ کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھنے لگا کہ اگر وہ اٹھیں تو میں بھی اُٹھوں اور اگر وہ بیٹھ جائیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں۔ غرض لقمہ دیئے جانے کی صورت پیدا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر سجدۂ سہو بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت باندھی اور اس اثناء میں ظہر کی نماز با جماعت شروع ہو گئی اور اس نے دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اسے فرضوں کے بعد پوری چار رکعت پڑھنی ہوں گی اور پہلی والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۶۳۰)

تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا

اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں پوری کرلیں تو اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ لیکن تراویح کی نماز صرف دو رکعت ہوں گی۔ پہلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۴)

تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا

کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور بھول کر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا، بلکہ تیسری رکعت پر بیٹھا تو وہ نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ (عالمگیری باب النوافل)

مسافر نہیں، مگر اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی

ایک شخص کہیں سفر میں گیا اور اپنے آپ کو مسافر خیال کیا اور چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہا۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ اس کا سفر ۴۸ میل سے کم مسافت کا تھا، تو اس کو سب نمازیں مع وتر کے قضا پڑھنی ہوں گی۔

پانچ رکعتیں پڑھ لیں

اگر کسی شخص نے چار رکعت پر قعدۂ اخیرہ کیا اور پھر بھول کر پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا اور رکوع وسجدہ بھی کرلیا اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کرلیا تو اس کی چار رکعت نماز درست ہو گئی اور پانچویں رکعت لغو اور بیکار سمجھی جائے گی۔ اور اگر چوتھی رکعت پر نہیں بیٹھا اور پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو اس کا فرض نفل میں بدل جائے گا اور فرض دوبارہ پڑھنا ہو گا۔

قعدہ اور التحیات میں سہو

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا

فرض یا واجب یا سنن مؤکدہ نماز میں قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر اگر التحیات کے بعد درود

شریف پورا پڑھ لیا، یا اللّٰھم صلّی علیٰ محمد تک پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۸)

سجدۂ سہو کر کے التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی

نماز میں کوئی واجب ترک ہوا، جس کی وجہ سے اس نے سجدۂ سہو کیا۔ سجدۂ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھنے کے بجائے سورۂ فاتحہ پڑھ ڈالی تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو واجب نہیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔
(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

التحیات کی بجائے قرأت کرلی

اگر کسی نے قعدہ میں التحیات پڑھنے کی بجائے سورۂ فاتحہ یا کوئی اور سورۃ پڑھ ڈالی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے قرأت کی اور اس کے بعد التحیات پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر پہلے التحیات پڑھی، اس کے بعد قرأت کی تو سجدۂ سہو پہلے قعدہ میں واجب ہوگا اور قعدۂ اخیرہ میں واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

التحیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اُولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدہ اُولیٰ بھول گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی فرض نماز یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ یعنی دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۷۰۱)

نوافل میں قعدہ اُولیٰ بھول گیا

سنن غیر مؤکدہ یا نفل نمازوں میں قعدۂ اُولیٰ نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو قاعدہ کے مطابق (یعنی نفل کی دو رکعت مستقل نماز ہوتی ہے) نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن فقہاء نے بطور استحسان (خلافِ قاعدہ) ان چاروں رکعتوں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے جائز اور صحیح بتایا ہے، البتہ قعدۂ اُولیٰ نہ کرنے پر سجدۂ سہو

کرنا ہوگا۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۸)

نفل کے قعدہ اُولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ دیا

چار رکعت نفل کی نیت باندھی۔ اس کے قعدۂ اُولیٰ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، بلکہ چار رکعت والی نفل نمازوں میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود پڑھ کر ہی اُٹھنا چاہئے، یہی مستحب ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۹۵)

قعدۂ اُولیٰ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

قعدۂ اُولیٰ میں اگر کسی نے دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔
(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدہ اخیرہ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں۔
(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدۂ اُولیٰ میں التحیات پڑھ کر خاموش رہا

قعدۂ اُولیٰ میں التحیات پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پس اگر اس کی خاموشی ایک رکن کی مقدار ہوگئی ہے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اور اگر ایک رکن سے کم خاموشی رہی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدہ اُولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد فوراً یاد آیا۔ پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی ہے تو تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے، پھر اپنی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

قعدہ اُولیٰ بھول گیا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا

اگر کسی نے قعدۂ اُولیٰ بھول کر ترک کر دیا اور اسے قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے قبل یاد آیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اسی وقت سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۲۴)

امام کے پیچھے التحیات رہ گئی

اگر امام کے پیچھے کسی نے التحیات نہیں پڑھی تو اس کا اعادہ کرنا ضروری نہیں اور نہ مقتدی پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج۱ص۶۹۵)

قعدہ اُولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا
پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا

امام بھولے سے قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا تو بیٹھ گیا، تو آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور صحیح قول کے مطابق اس کی نماز صحیح ہے، لیکن امام نے برا کیا، کھڑے ہو جانے کے بعد اسے لوٹنا نہ چاہئے تھا، بلکہ اسے چاہئے کہ سبحان اللہ کہہ دے، تاکہ مقتدی بھی اُٹھ جائیں۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج۱ص۶۹۷ ومبسوط ج۱ص۲۲۴)

قعدہ اُولیٰ کے بغیر کس حد تک اُٹھ
جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے

اگر دو رکعت پڑھ کر قعدۂ اُولیٰ نہیں کیا اور بھول کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر اس قدر کھڑا ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے علیحدہ نہیں ہوئے یا گھٹنے زمین سے علیحدہ ہو گئے لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے، بلکہ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی درمیانی حالت میں ہے اور اس وقت یاد آ گیا تو اسے بیٹھ جانا چاہئے، اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر نہ لوٹے، اور اخیرہ میں سجدۂ سہو کرے (شامی ج۱ص۶۹۷)

تراویح میں تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا

تراویح کی نماز میں اگر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو لوٹ آئے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج۱ص۶۹۶)

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف مکمل دو مرتبہ پڑھ لیا یا نصف درود شریف یعنی

اللّٰھم بارک علی محمد سے لے کر حمید مجید تک دوبارہ پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ا ص ۶۹۳)

آدھا درود شریف پڑھا

اگر کسی نے نصف درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعائے ماثورہ شروع کر دی، پھر خیال آیا تو اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے اس کے بعد دعا پڑھے، اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۴۵)

التحیات پڑھ کر سو گیا

کوئی شخص التحیات پڑھ کر نماز میں ہی سو گیا، کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو اسے چاہئے کہ سجدۂ سہو کر لے، اس کی نماز ہو جائے گی۔ (درمختار ج ا ص ۷۱)

التحیات بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا اور درود اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے وقت یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

آخری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا، پھر بیٹھ گیا

کوئی شخص آخری رکعت میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہوا، پھر فوراً بیٹھ گیا یا کچھ پڑھ کر بیٹھا، دونوں صورتوں میں بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھے، پھر سجدۂ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۰)

قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا

اگر کسی نے بھول کر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور پانچویں رکعت یا تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور پانچویں یا تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا جب یاد آیا تو اس کا یہ فرض نفل کی شکل میں بدل جائے گا۔ لہٰذا اسے چاہئے کہ ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پوری کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو

نہ کرے۔ یہ چھ رکعتیں نفل ہوں گی۔ فرض از سر نو پڑھنا ہوگا۔ اور اگر پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہوا، پھر قعدۂ اخیرہ کیلئے لوٹ آیا تو اس صورت میں اس کا فرض درست ہے اور سجدۂ واجب ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۲۹۸ و عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

التحیات اور درود کے بعد سجدۂ سہو یاد آیا

کسی کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا۔ اسے التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اسی وقت سجدۂ سہو کرلے۔ پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیر نہیں کیا

اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر بھولے سے چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا تو چوتھی رکعت کا سجدۂ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرلے۔ اس کی نماز درست ہے اور اگر چوتھی رکعت کا سجدہ کرلینے کے بعد یاد آیا تو اس کی چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اس صورت میں سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

قعدۂ اخیرہ میں التحیات درود اور دعا کے بعد کچھ سوچتا رہا

کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا، بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (شامی ص ۷۰۷)

قعدۂ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے لقمہ دیا

امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کیا اور بھول کر التحیات کے بعد کھڑا ہوگیا۔ پیچھے سے ایک مقتدی نے السلام علیکم کہہ کر لقمہ دیا تو اس کی نماز درست ہے، اگرچہ ایسے موقع پر زید کو ''سبحان اللہ'' کہنا چاہئے' جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وتر کی نماز میں بھی قعدۂ اُولیٰ واجب ہے

وتر کی نماز جو کہ تین رکعات مثل مغرب کے ہے۔ اس میں قعدۂ اُولیٰ واجب ہے۔ لہٰذا اگر وتر کی نماز میں قعدۂ اُولیٰ ترک کردیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۶۲۳)

امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی تو مقتدی کو چاہئے کہ التحیات پوری کر کے سلام پھیرے اور اگر درود دعائے ماثورہ رہ گئی ہو تو اس کے رہ جانے سے کوئی حرج نہیں۔ امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔ اور اگر امام تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو جس کی التحیات رہ گئی ہو، اس کا بھی التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا بہتر ہے، اور اگر التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا، جب بھی نماز ہو جائے گی۔ (شامی)

تکبیرات میں سہو

تکبیر کہنا بھول گیا

ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت یا سجدے سے اُٹھتے وقت جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے، ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ مگر چونکہ عیدین کی نماز میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لئے راجح قول یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج۱ص۶۵)

تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کر لی، اس کے بعد تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا۔ لہٰذا اس نے دوبارہ تکبیر کہی اور قرأت کا بھی اعادہ کیا، پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہی تھی تو اس کے اُوپر اخیر میں سجدۂ سہو واجب ہے۔
(مبسوط للسرخسی ج۱ص۲۳۲)

امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اُٹھنا چاہئے

اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہئے۔ (کبیری ص۳۱۳)

تنبیہ

اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیرات انتقالیہ، حرکت انتقالیہ کے ساتھ ساتھ نہیں کہتے، بلکہ کبھی تو منتقل ہونے کے بعد تکبیرات کہتے ہیں اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہو کر رکوع میں جاتے ہیں تو بعض جھکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں اور بعض اس قدر چھوٹا اللہ اکبر کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت اور سجدے سے دوسری رکعت کیلئے اُٹھتے وقت بھی کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنت کامل ادا نہیں ہوتی۔ کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرے، اور جونہی دوسرے رکن میں پہنچے، تکبیر کی آواز بند ہو جائے، اور بعض امام اللہ اکبر کو اس قدر الاپتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس درجہ الاپنا مکروہ ہے۔ (کبیری ص ۳۱۴)

عید کی دوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

امام نے عید کی نماز میں دوسری رکعت میں بھول کر زائد تکبیریں چھوڑ دیں اور رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آتے ہی رکوع سے اُٹھ کر تکبیرات کہیں اور اس کے بعد پھر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ نماز درست ہو گئی اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہ ہو گا کیونکہ عید کی نماز میں بہت بھیڑ ہوتی ہے اس لئے سہو ہونے سے بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔ (شامی ص ۷۸۲)

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا

وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر کہنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آیا تو لوٹ آیا اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے اور نماز پوری کرے اور اگر دعائے قنوت کیلئے نہیں لوٹا، جب بھی نماز درست ہے اور دونوں صورتوں

میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۴۷)

عیدین کی زائد تکبیروں میں ایک تکبیر رہ گئی

عیدین کی زائد تکبیریں واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تکبیر چھوٹ گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے، لیکن فتوی اس پر ہے کہ عیدین کی نماز میں سجدۂ سہو نہ کرے کیونکہ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ (درمختار ص ۹۵)

عیدین کی تکبیروں میں ایک دو تکبیر زیادہ کہہ ڈالی

امام نے عیدین کی زائد تکبیروں میں بھول کر ایک دو تکبیر زائد کہہ ڈالی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۷۸۰)

اللہ اکبار یا آللہ اکبر کہا

بعض امام تکبیر کہنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہنے کے بجائے ''اللہ اکبار'' کہتے ہیں، یعنی باء اور راء کے درمیان الف بڑھا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض امام لفظ ''اللہ'' کے شروع میں مد کرتے ہیں اور ''آللہ اکبر'' کہتے ہیں۔ یہ دونوں بالکل غلط ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ میں اس طرح کہہ دیا تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا۔ (صغیری مجتبائی ص ۱۴۲)

تکبیر تحریمہ میں ''اللہ اکبر'' امام سے پہلے کہہ دیا

بعض دفعہ مقتدی بھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں، جس سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے پہلے مقتدی اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں یا امام کے لفظ ''اللہ'' ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ ''اللہ'' کہہ دیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوتا۔ ان مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ پھر سے اللہ اکبر کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں۔ (صغیری مجتبائی ص ۱۴۳)

اللہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا

اکثر مقتدیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اسکے ساتھ رکوع میں شریک

ہونے کیلئے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں، اس طور پر کہ انکی اللہ اکبر کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے، اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں، انکی نماز نہیں ہوتی۔ تکبیر تحریمہ سے فارغ ہونے تک کھڑا ہونا فرض ہے۔ یعنی سیدھے کھڑے ہوکر اللہ اکبر کی آواز ختم ہوجائے، اسکے بعد رکوع کیلئے جھکنا چاہئے۔ (صغیری مجتبائی ص ۱۴۴)

مریض کیلئے تکبیر تحریمہ کھڑے ہوکر کہنا

ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتا، لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہوسکتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہے، پھر بیٹھ کر اپنی نماز پوری کرے۔ بغیر شدید تکلیف اور ناقابل برداشت مشقت کے قیام کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ (صغیری ص ۱۴۳)

اذکار و تسبیحات میں سہو

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز میں اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء بھول کر چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

صلوٰۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی

صلوٰۃ التسبیح میں قرأت کے بعد بھول کر اگر رکوع میں چلا گیا اور قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تو اس کی نماز صحیح ہے، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۱۴۰)

نماز میں اللہ اللہ یا الا اللہ کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی عارضہ کی وجہ سے اللہ اللہ کہہ دیا یا الا اللہ کی ضرب لگادی تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز درست ہے اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔
(مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین کہہ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

آمین غلط طریقہ سے کہی

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کی جگہ اٰمّن یا اٰمین یا آمّن کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی)

نمازی نے کسی دوسرے کے ولا الضالین پر آمین کہہ دی

کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورۂ فاتحہ سنی اور اس کے ولا الضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دی تو علماء متاخرین کے نزدیک اس آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نمازی نے کسی کی دعا پر آمین کہہ دی

کسی شخص نے نماز سے باہر کوئی دعا مانگی، اس پر کسی نے نماز کی حالت میں آمین کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چھینکنے والے نے جواب الجواب میں آمین کہہ دی

دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کو چھینک آئی، اس پر تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر تھا، یرحمک اللہ کہا۔ اس پر ان دونوں نمازیوں نے نماز پڑھتے میں آمین کہہ دی تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور دوسرے کی درست رہی۔

چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کی چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ[1] کہہ دیا تو جواب دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر خود چھینکنے والے نے اپنے آپ کو یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

---

[1] اللہ تم پر رحم کرے۔

خوشی کی خبر پر "الحمدللہ" کہہ دیا

کسی نے خوشی کی خبر سنائی تو نماز کی حالت میں اس کا جواب الحمدللہ [1] کے ساتھ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بری خبر سن کر "اناللہ" پڑھی

کسی نے کوئی بری خبر سنائی، اس پر کسی نے بحالت نماز اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن [2] پڑھ دی، پس اگر اس سے اس کا مقصد جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بطور جواب قرآن کا کوئی ٹکڑا پڑھا

(۱) کسی شخص نے نمازی سے بحالت نماز دریافت کیا کہ تمہارے پاس کیا مال ہے؟ اس نے جواب میں "الخیل والبغال والحمیر [3] پڑھ دیا۔
(۲) ایک شخص سے جس کا نام یحییٰ تھا، کسی نے بحالت نماز یہ کہا یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ [4]۔
(۳) کسی شخص سے جس کا نام موسیٰ تھا، بحالت نماز یہ کہا: ما تلک بیمینک یا موسی [5]۔
پس ان تینوں صورتوں میں کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، حالانکہ یہ الفاظ قرآن پاک کے ہیں۔

دستک دینے والے کو "سبحان اللہ" کہہ کر جواب دیا

کوئی شخص کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے باہر سے دستک دی اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو نمازی نے اندر سے "سبحان اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" پڑھ کر یہ بتلا دیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ ایسے ہی اگر اپنے امام کو کوئی بات یاد دلانے کیلئے مقتدی نے "سبحان اللہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

کسی کام کا حکم دینے کیلئے "سبحان اللہ" کہا

اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو کام کا حکم دینے کی غرض سے یا کسی کام سے روکنے کی غرض سے "سبحان اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" کہہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر کسی نے صرف قرأت میں آواز کو اونچا کر دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

---

[1] ساری خوبیاں اللہ کیلئے ہیں۔ [2] ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ [3] گھوڑے اور خچر اور گدھے۔
[4] اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔ [5] اے موسیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

حسب ذیل کلمات کہہ دیئے

کسی نے نماز کی حالت میں لفظ اللہ سن کر جَلَّ جَلَالُہ، کہہ دیا، یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھ دیا، یا اپنے امام کی قرأت سن کر صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُہ، کہہ دیا، یا مؤذن کی اذان کا جواب دے دیا، یا شیطان کا نام سن کر لَعنَۃُ اللہ یا لَعنَۃُ اللہِ عَلَیہ کہہ دیا۔ پس اگر جواب کے ارادے سے کہا ہے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ کا ذکر یا اس کی تعظیم یا اس کے دشمن کی توہین کی غرض سے کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی نے دنیوی وسوسہ کی وجہ سے لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی وسوسہ کی وجہ سے پڑھا ہے تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کو رَابَّنا لَکَ الْحَامِد کہا

اگر مکبر (تکبیر کہنے والے) نے امام کے پیچھے سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ کہنے کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کی جگہ رَابَّنا لَکَ الْحَامِد کہہ دیا، یعنی راء کے بعد اور حاء کے بعد الف بڑھا دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ حرکتوں کی ایسی کھینچا تانی، جس کی وجہ سے ایک کے دو حرف بن جائیں، یہ لحن مضر اور مفسدِ صلوٰۃ ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۴۲)

رکوع میں "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَزِیم" پڑھ دیا

اگر کسی شخص نے رکوع کی تسبیح "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم" ظاء سے پڑھنے کے بجائے زاء سے پڑھ دی، یعنی "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَزِیم" پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس مسئلہ سے عموماً لوگ ناواقف ہیں۔ رکوع کی تسبیح اس شخص کیلئے پڑھنا سنت ہے جو العظیم کی ظاء کو خوب ظاہر کر کے پڑھ سکتا ہو، اور جس شخص سے ظاء ادا نہ ہوتی ہو تو اسے العظیم کی جگہ الکریم کہنا چاہئے، یعنی سُبحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیم کہنا چاہئے۔ (شامی)

مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اُٹھ گیا

اگر مقتدی نے رکوع کی تسبیح یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی کہ امام اُٹھ گیا تو چونکہ مقتدی کیلئے امام کی تابعداری واجب ہے، اس لئے امام کے ساتھ مقتدی کو سر اُٹھا لینا چاہئے، تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ (شامی)

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَلْ حَمِدَہ کہہ دیا

اگرکسی نے کی جگہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی جگہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَلْ حَمِدَہ کہہ دیا تو بعض علماء کے نزدیک نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا چاہئے۔

امام کیلئے ۵۔۵ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے

امام کیلئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدیوں کو بخوبی تین تین مرتبہ پڑھنے کا موقع مل جائے۔ (شامی)

اکیلے نماز پڑھنے والے کیلئے بھی پانچ پانچ مرتبہ پڑھنا افضل ہے۔ (صغیری)

دعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے

اگرامام دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدی اگر دعائے قنوت پڑھ کر امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو پڑھ کر اسے رکوع میں جانا چاہئے اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں شریک نہیں ہوسکتا تو مقتدی بھی دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے۔ اگر رکوع کر کے دعائے قنوت یاد آئی اور اس نے کھڑے ہوکر دعائے قنوت پڑھی تو اس کو اب دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ دوبارہ رکوع میں گیا اور کوئی شخص آکر اس رکوع میں شریک ہوا تو اس رکعت کا پانے والا نہیں سمجھا جائے گا اور مذکورہ بالا ہر صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

دعائے قنوت سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورۃ ملانا بھول گیا

اگرکوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھ گیا اور سورۃ ملانا بھول گیا، پھر رکوع میں پہنچ کر اس کو یاد آیا تو اب اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوبارہ اُٹھ کر سورۃ پڑھے۔ پھر اسکے بعد دعائے قنوت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع بھی کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی)

مقتدی کی قنوت پوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا

اگرامام دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی نے ابھی تک دعائے قنوت

ختم نہیں کی تو مقتدی کیلئے ضروری ہے کہ دعائے قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

دعائے قنوت پہلی یا دوسری رکعت میں پڑھی

اگر کسی نے وتر کی نماز میں بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اب اس کو تیسری رکعت میں دعائے قنوت نہ پڑھنی چاہئے۔ البتہ اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کو شک ہوگیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اسے چاہئے کہ اس رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور التحیات کیلئے بیٹھے۔ پھر اس کے بعد جو رکعت پڑھے، اس میں دوبارہ دعائے قنوت پڑھے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھہرا

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہوجائے اور ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جاسکے، واجب ہے۔ اگر بھول کر اس کو ترک کردیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

دعائے قنوت کیلئے "اللہ اکبر" کہنا چھوڑ دیا

وتر کی نماز میں جس طرح دعائے قنوت چھوڑ دینے پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، اسی طرح اگر دعائے قنوت کیلئے "اللہ اکبر" کہنا چھوڑ دیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

دعائیں بلند آواز سے پڑھ دیں

اگر کسی نے نماز میں اذکار، تسبیحات، دعائیں، التحیات اور درود شریف وغیرہ کو بلند آواز سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۲۱)

مسبوق اور لاحق پر سجدۂ سہو

مسبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

جس شخص کی نماز ایک دو رکعت امام کے ساتھ رہ گئی ہو، اس کو مسبوق کہتے ہیں، ایسا شخص امام کے ساتھ سہو کے سلام میں امام کی اقتداء نہ کرے، یعنی امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ صرف سجدۂ سہو میں امام کی اقتداء کرے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا

کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر کسی کے یاد دلانے پر کھڑا ہو گیا۔ پس اگر کسی کے کہنے سے یا کہنی مارنے سے فوراً کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر یا خود یاد کر کے کھڑا ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے، البتہ اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۴۴)

مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا

مسبوق نے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتے وقت بھول کر کوئی واجب ترک کر دیا تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۵۷)

مسبوق نے مغرب میں چھوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا

کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں چھوٹ گئیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کی کہ درمیان میں قعدۂ اُولیٰ نہیں کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۵)

مسبوق نے امام کے سجدۂ سہو کرنے کے بعد اقتداء کی

کسی امام پر سجدۂ سہو واجب تھا، اس نے سجدۂ سہو کیا، اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے اقتداء کی تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے، بعد میں اس کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۲۶)

مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد شریک ہوا

اگر کوئی مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تو وہ بھی امام کے اتباع میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

مسبوق سجدۂ سہو کے دوسرے سجدۂ میں شریک ہوا

امام پر سجدۂ سہو واجب تھا، اس لئے سجدۂ سہو کیا۔ جب دوسرے سجدہ میں تھا تو کسی نے آکر اس کی اقتداء کی، یعنی دوسرے سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو پہلے سجدۂ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

مسبوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو اس سے سجدۂ سہو ساقط نہ ہوگا۔ اسکو اخیر میں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے

کسی امام پر سجدۂ سہو واجب تھا اور اسے یاد نہ رہا۔ اس نے آخری سلام دونوں طرف پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کیلئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدۂ سہو واجب تھا، لہٰذا امام فوراً سجدۂ سہو میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے۔ پھر جس وقت امام آخری سلام پھیرے تو اُٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرے۔

واضح رہے کہ اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے، وہ کالعدم تصور کیا جائے گا، اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا، جب بھی اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر وہ مسبوق اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نہ لوٹے ایسی صورت میں اگر لوٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا اور اپنی باقی ماندہ رکعت میں سہو ہو گیا

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا اور اُٹھ کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھنے لگا، پھر اس سے کوئی سہو ہو گیا تو ایک ہی مرتبہ اخیر میں سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے۔ البتہ وہ مسبوق سلام کا انتظار کئے بغیر اُٹھ جانے پر گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ سلام پھیر دیا

اگر کسی مسبوق نے امام سے پہلے یا امام کے ساتھ ساتھ (بلا کسی تاخیر کے) سلام پھیر دیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، لیکن چونکہ اکثر امام کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرتا ہے، اس لئے اکثر کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ا ص ۶۷۰)

مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہوتا ہے

کسی مقیم نے مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب یہ اپنی دو رکعت نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوگا، اس میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ سجدۂ سہو کے بارے میں اس کا حکم مسبوق کی طرح ہوتا ہے۔ پس اگر ایک رکعت ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں پڑھتے وقت پہلی دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور اخیر رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ج ا ص ۵۵۸، عالمگیری ج ا ص ۶۶)

امام سے سہو ہوا، پھر حدث بھی ہو گیا اور مسبوق خلیفہ بنا

کسی امام سے نماز میں سہو ہوا، اس کے بعد اسے حدث بھی لاحق ہو گیا تو اس نے صف میں سے ایک مسبوق کو اپنی جگہ کر دیا تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کر دے، لیکن سلام نہ پھیرے۔ جس وقت سلام پھیرنا ہو، کسی مدرک کو آگے کر دے، اور وہ مدرک آ کر سجدۂ سہو کرے اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے گا۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا، پھر خود سے سہو ہو گیا تو دوبارہ سجدہ کرے

اگر امام کے ساتھ مسبوق نے سجدۂ سہو کیا، پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کیلئے اُٹھا اور اس میں مسبوق سے کوئی سہو ہو گیا تو اسے اخیر نماز میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (مبسوط للسرخی ج ا ص ۲۲۹)

لاحق امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے

لاحق اس شخص کو کہتے ہیں، جو امام کے ساتھ شروع سے شریک رہا، مگر نماز کے درمیان

میں حدث وغیرہ پیش آنے کی وجہ سے وضو کرنے چلا گیا، جس سے درمیان میں ایک دو رکعت چھوٹ گئی، یعنی امام کے ساتھ اول و آخر میں شریک رہا اور درمیان میں کچھ رکعتیں رہ گئیں۔ پس ایسے شخص کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے اور امام جب تک سلام اور سجدہ میں مشغول رہے، اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے، اور جب اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کر لے تو اخیر نماز میں سجدۂ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدۂ سہو کر لیا تو اخیر نماز میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۶)

مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دُعا بھی کر لی، پھر یاد آیا

مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، پھر ہاتھ اُٹھا کر عربی زبان میں دعا بھی مانگ چکا، پھر اسے یاد آیا۔ پس اگر بات چیت نہیں کی تو اُٹھ جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لے، اس کی نماز درست ہو جائیگی۔ (شامی ج ا ص ۵۶۰)

مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداء کی

ایک شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا، اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدۂ اخیرہ ہے، مگر امام کو سہو ہو گیا کہ شاید یہ قعدۂ اُولیٰ ہے۔ اس خیال سے امام اپنی نماز پوری کرنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو وہ مسبوق جو امام کی زائد رکعت میں شریک رہا، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ شخص جو زائد رکعت میں آ کر شامل ہو گا، اس کا فرض بھی ادا نہ ہو گا، خواہ امام نے اخیر میں سجدۂ سہو کر لیا ہو۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۶۰)

مسبوق جہری نماز میں زور سے قرأت کرے یا آہستہ سے

جہری نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کیلئے اُٹھے تو اسے اختیار ہے، جی چاہے تو زور سے قرأت کرے اور جی چاہے تو آہستہ سے کرے، مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں منفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ زور سے پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۹۸)

امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق کی بھی نہیں ہوئی

مسبوق فجر کی نماز میں امام کے ساتھ التحیات میں شریک ہوا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اُٹھ کر اپنی نماز پوری کی۔ پھر معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں ہوئی تو اس

صورت میں مسبوق کی نماز بھی نہیں ہوئی۔ اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ج۱ ص۵۵۳)

امام کی نماز میں نقصان ہوا تو مسبوق کی نماز درست ہے

اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور اس نے سجدۂ سہو نہیں کیا، نماز ختم ہونے کے بعد نماز کا اعادہ کیا تو مسبوق اپنی نیت نہ توڑے، بلکہ اپنی نماز پوری کرے کیونکہ نماز ناقص ہونے کی وجہ سے جو اعادہ کیا جاتا ہے وہ صرف تکمیل ثواب کیلئے ہوتا ہے، وہ نماز نفل ہوتی ہے۔ اس لئے بعد میں آنے والے بھی اس میں فرض کی نیت سے شریک نہیں ہو سکتے۔

مسبوق قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے

امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں مسبوق کو چاہئے کہ صرف التحیات پڑھے اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو، اور اگر پہلے ہی پڑھ لیا تو اسے اختیار ہے، جی چاہے چپ چاپ بیٹھا رہے اور چاہے تو کلمہ تشہد یعنی "اشهد ان لا الـه الا الله واشهـد ان محمدا عبده ورسوله" پڑھے اور چاہے تو پوری التحیات دوبارہ پڑھے۔ (کبیری ج۱ ص۴۴۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ ساتھ قعدۂ اخیرہ میں درود اور دعا بھی پڑھ لی

اگر مسبوق نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سجدۂ سہو واجب نہیں۔

امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہوا

اگر کوئی شخص امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہوا، یعنی امام کے لفظ "السلام" کہنے کے بعد اور لفظ "علیکم ورحمۃ اللہ" کہنے سے پہلے شریک ہوا تو اس کی شرکت اور اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ سلام کی پہلی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔ (شامی ج۱ ص۴۳۶)

سلام سے پہلے شریک ہوا تو تشہد پڑھ کر اُٹھے

امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آکر امام کی نماز میں شامل ہوگیا تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ تشہد پورا کر کے اُٹھے۔ (شامی ج۱ ص۴۶۳)

مسبوق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے کیسے پڑھے

امام کے پیچھے آخری رکعت میں آ کر مسبوق شریک ہوا، یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو اگر وہ چار رکعت والی نماز ہے تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے گا کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے، پھر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے، پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔ (شامی ج ۱ص ۵۵۸)

مسافر امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت ملی

امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہے اور امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہوا تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور تیسری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ج ۱ص ۵۵۶)

مسافر امام کے پیچھے مقیم التحیات میں شریک ہوا

اگر مسافر امام کے پیچھے کوئی مقیم مسبوق التحیات میں شامل ہوا تو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور پھر دو رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ج ۱ص ۵۵۷)

مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک رہا

مسافر امام کے پیچھے مقتدی مقیم پہلی رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں بلا قرأت کے ادا کرے۔ (شامی ج ۱ص ۵۵۶)

مسبوق ثناء کب پڑھے

مسبوق کیلئے حکم یہ ہے کہ جس وقت اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھنے کیلئے اُٹھے، اس وقت ثناء پڑھے اور جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا، اس وقت اگر امام قرأت بلند آواز سے کرتا ہو تو نہ پڑھے اور قرأت آہستہ کرتا ہو تو اس وقت پڑھ سکتا ہے، پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کیلئے کھڑا ہوگا تو اس وقت دوبارہ پڑھے گا، اور اگر مسبوق امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ میں شریک ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی ثناء پڑھ لینی چاہیئے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ص ۴۵۶)

مسبوق رکوع میں ملے تو تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ملے

امام رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہے اور کوئی شخص آ کر امام کے ساتھ شریک ہونا چاہتا

ہے تو اس کیلئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ اس کے بعد رکوع یا سجدہ میں جانا چاہئے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع یا سجدہ میں چلا گیا، جب بھی نماز درست ہے۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۰)

رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی کہے

اگر امام رکوع میں ہے، اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے، اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کہی اور دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا اور امام کے ساتھ شریک ہو گیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہو گئی۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۴۳)

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا درود و دعا پوری کرے

اگر امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں مقتدی درود شریف اور دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھ سکا اور امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو ابھی امام کے ساتھ فوراً سلام پھیر دینا چاہیے، البتہ اگر التحیات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیرے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۳۹)

قعدۂ اُولیٰ میں مقتدی اپنا تشہد پورا کر کے اُٹھے

قعدۂ اُولیٰ میں اگر امام التحیات پڑھ کر اُٹھ گیا اور مقتدی اپنی التحیات سے فارغ نہیں ہوا تو مقتدی کو اپنی التحیات پوری کر کے اُٹھنا چاہئے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۳۹)

وتر کے قنوت میں مقتدی اپنی دعائے قنوت پوری کئے بغیر رکوع میں چلا جائے

رمضان شریف میں وتر کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ کر امام رکوع میں چلا گیا اور مقتدی ابھی دعائے قنوت نہیں پڑھ سکا تو اسے امام کے ساتھ اپنی دعائے قنوت پوری کئے بغیر رکوع میں چلا جانا چاہئے، جس قدر بھی دعائے قنوت پڑھ لی کافی ہے، واجب ادا ہو گیا۔ (شامی ج ۱ ص ۴۳۹)

امام نے سورۂ والناس پڑھی ہو تو مسبوق کونسی سورۃ پڑھے

ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا اور امام نے دوسری رکعت

میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پورے قرآن میں سے جو سورۃ چاہے اور جہاں سے چاہے پڑھے۔ کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہوتی ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۵۷)

لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

ایک شخص نے چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھی تھی کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ وہ فوراً وضو کرنے کیلئے گیا، وضو کر کے آیا تو امام قعدۂ اخیرہ میں یا تیسری رکعت میں ملا، اب اسے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت بلا قرأت کے پڑھنی چاہئے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پائے تو امام کے ساتھ شامل ہو کر بقیہ ارکان پورے کرے، اور اگر وہ پہلے امام کے ساتھ شامل ہو گیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی، جب بھی اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہے اور وہ گنہگار ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۵۶)

لاحق امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے

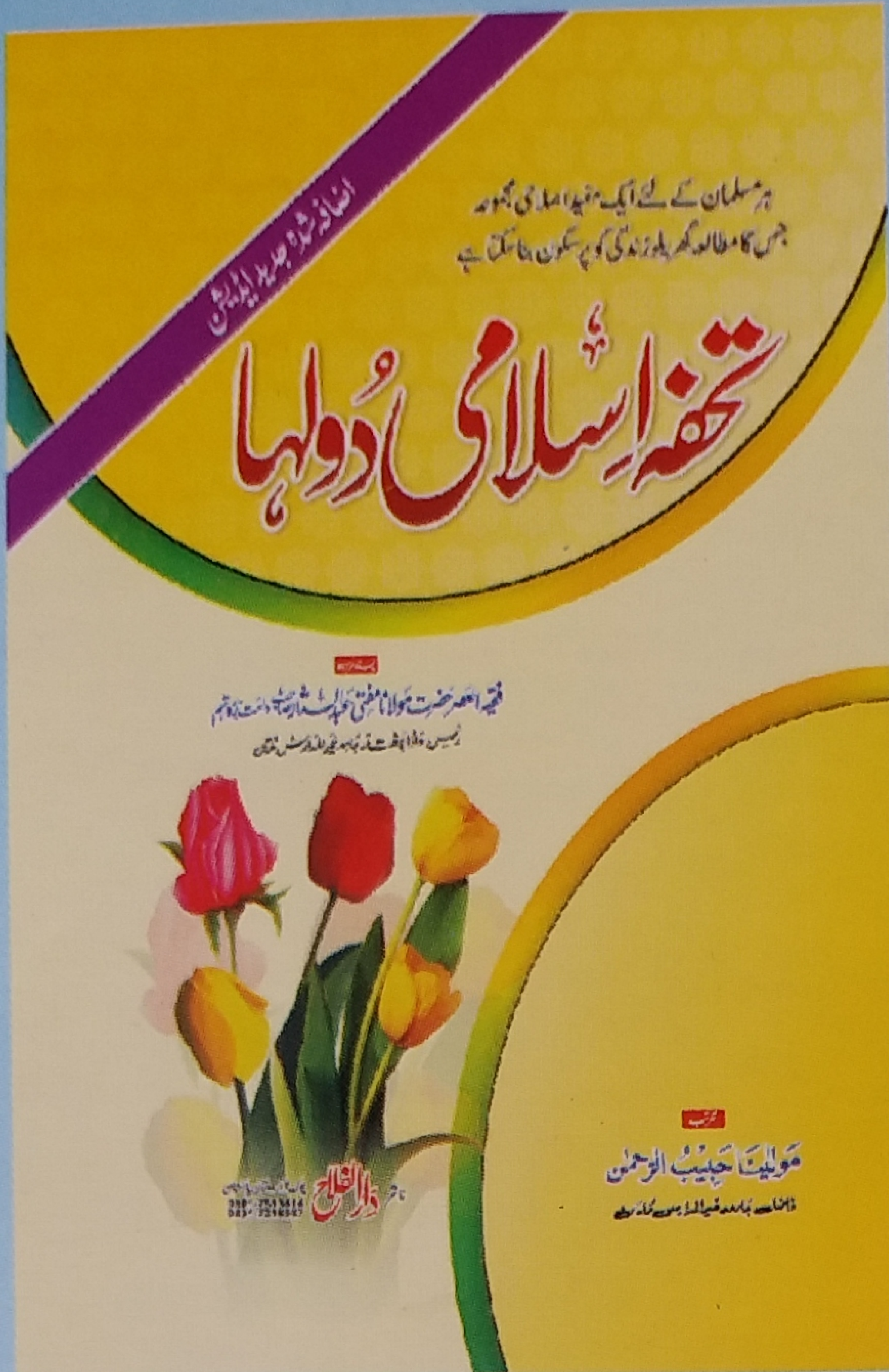
لاحق کیلئے حکم یہ ہے کہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے، اور جب تک امام سلام اور سجدہ میں مشغول رہے، اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے، اور جب اپنی باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اخیر نماز میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر امام کے ساتھ سجدۂ سہو کر لیا تو اخیر نماز میں پھر اس کو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۶)

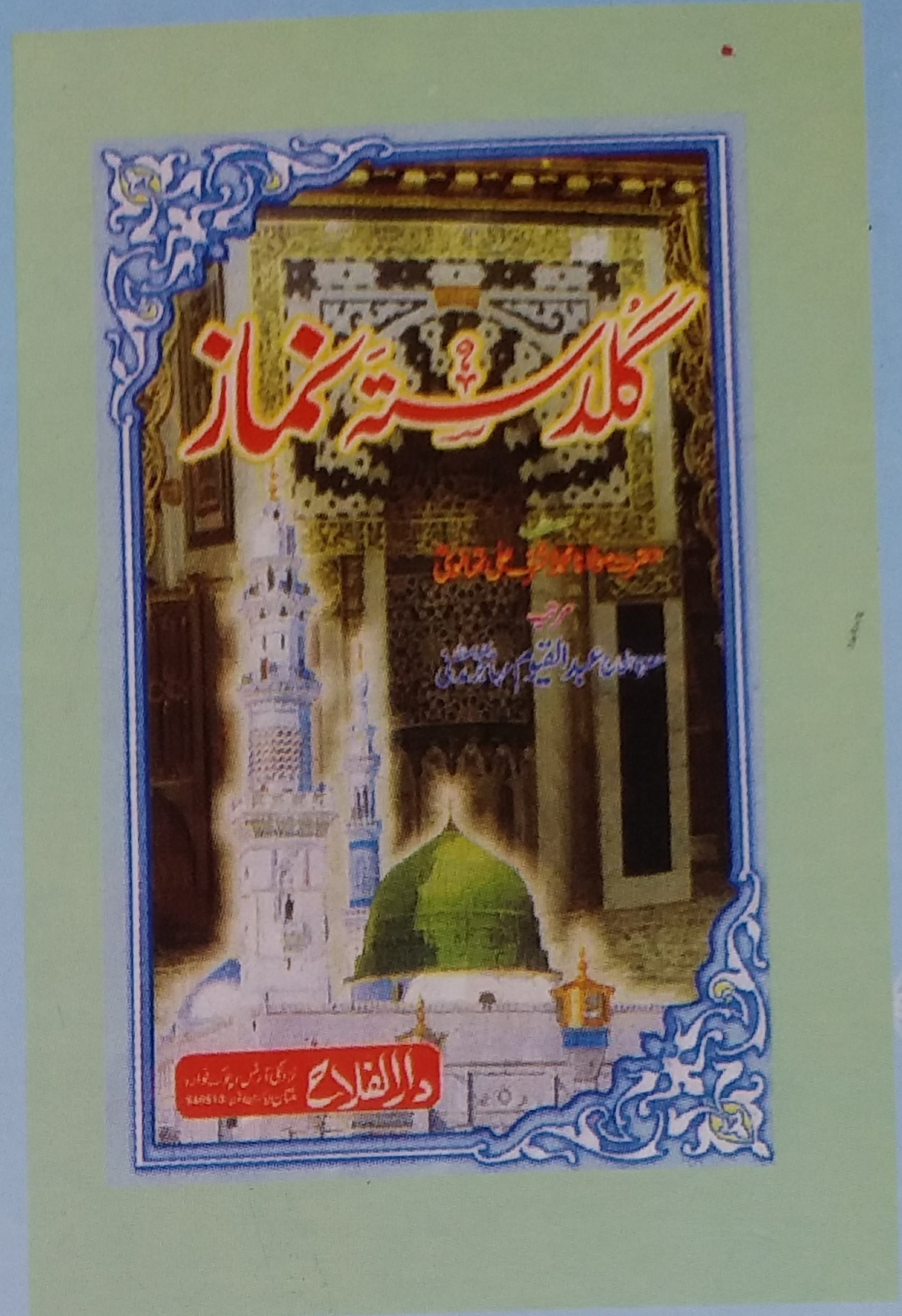
مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

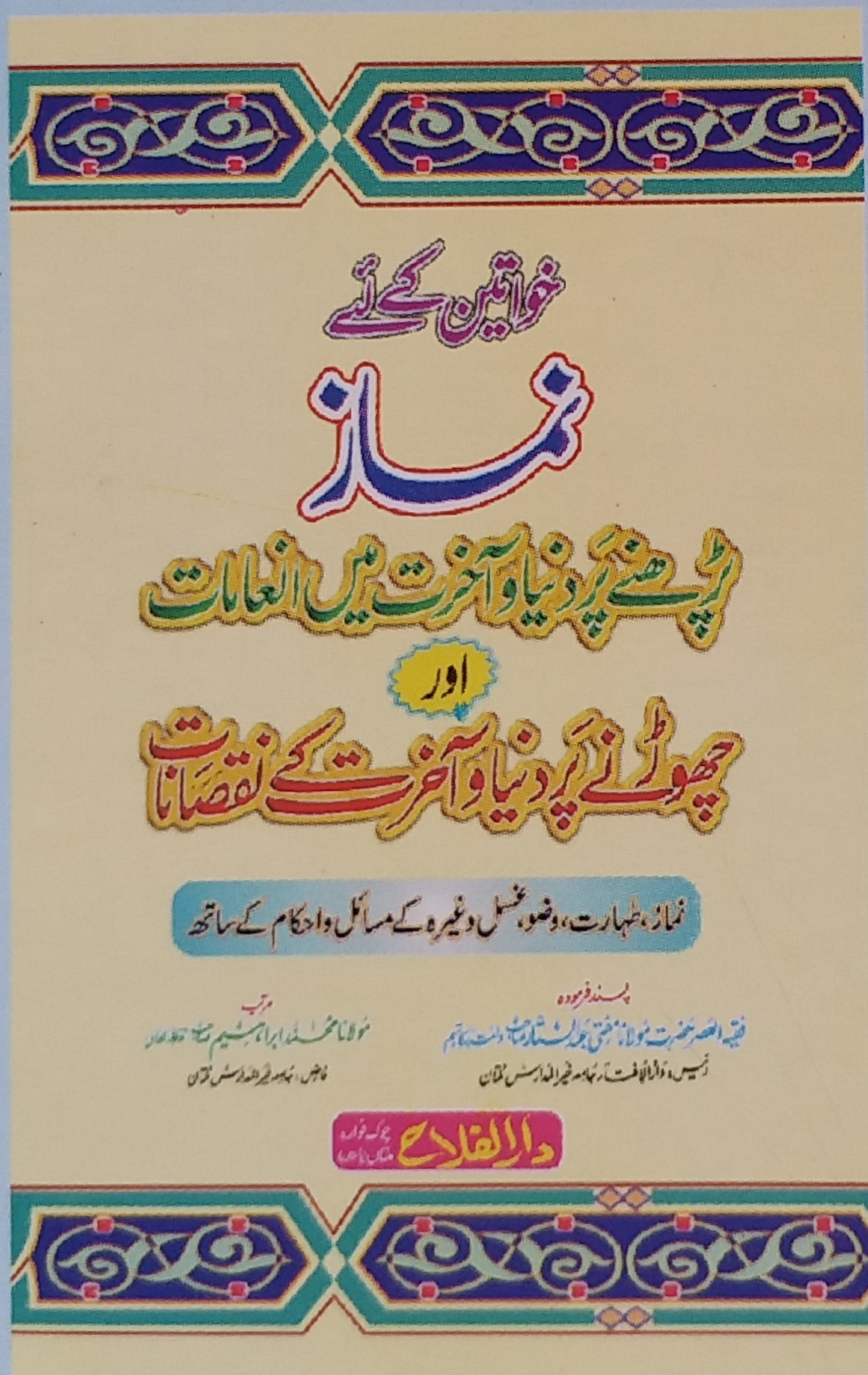
رمضان شریف میں وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں آ کر شریک ہوا، پس اگر تیسری رکعت پوری پالی ہے تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے، بعد میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ہوا، جب بھی بعد میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۵)

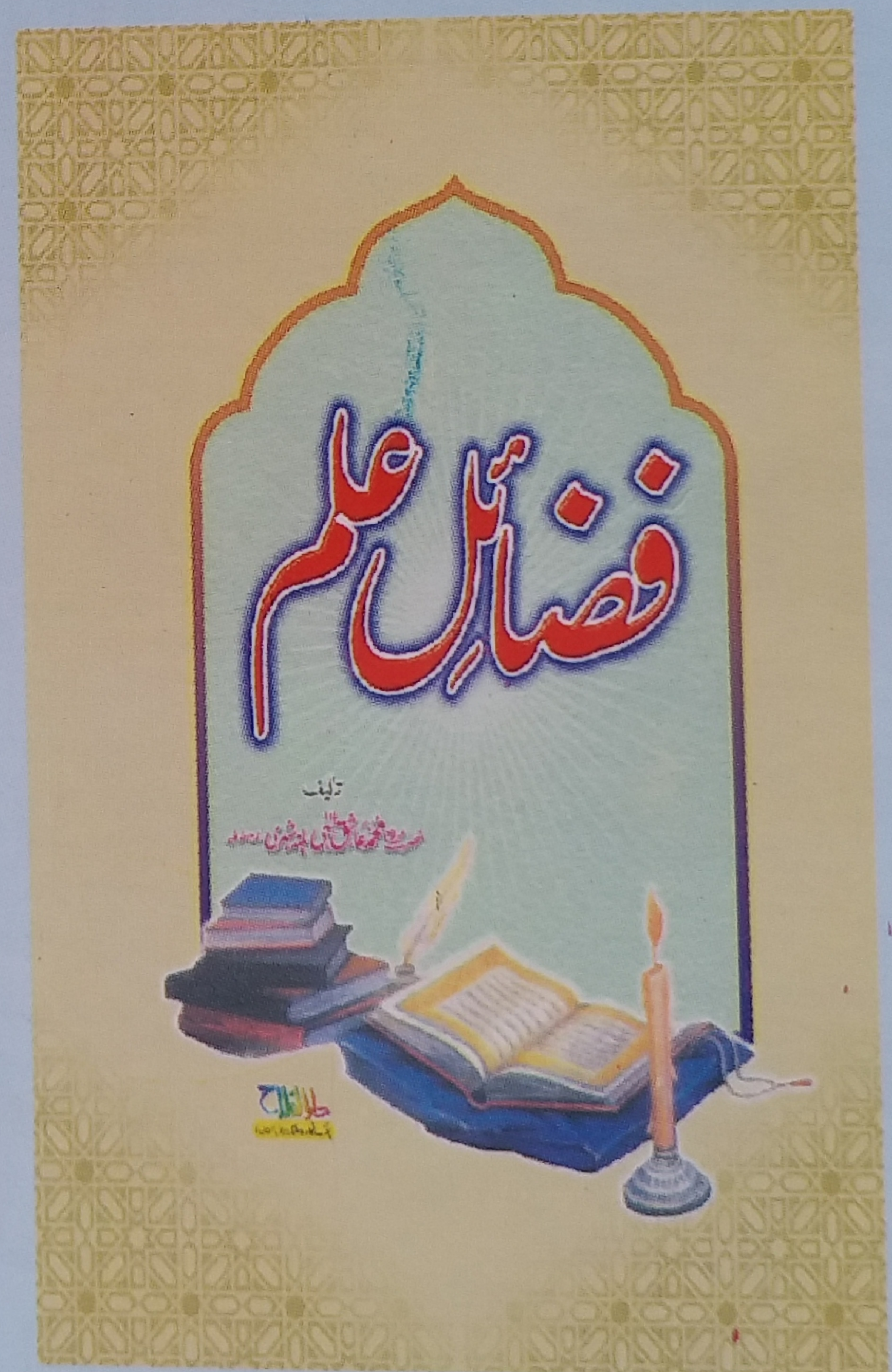
لاحق کو وضو کے وقت شک ہوا اور کچھ دیر ٹھہرا رہا

اگر کسی کو نماز میں حدث ہوا اور وہ وضو کرنے کیلئے گیا، جانے کے بعد شک ہوا، اب شک کی وجہ سے کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر وضو کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۶)









ناشر دار الفلاح
چوک فوارہ ملتان پاکستان
0321-6364205
0321-7318687